نظر کی تباہی

نظرِ بد کیا ہے
نظر لگ جانے کی پہچان
نظر لگ گئی ہو تو کیا کریں
نظرِ بد سے کیسے بچیں

حسبِ ایماء

حضرت حاجی شکیل احمد صاحب دامت برکاتہم

نظر
کی تباھی
01
اللہ کے فیصلے اور اس کی تقدیر کے بعد میری امت
میں سب سے زیادہ لوگ نظر کی وجہ سے مرتے ہیں۔
(مسند بزار بسند حسن)
نظر
کی تباھی
حسبِ ایماء
حضرت حاجی شکیل احمد صاحب دامت

کیا؟..کہاں؟

نظر لگنے کے واقعات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آج کل ایسے جملے لوگوں سے سننے کو ملتے رہتے ہیں مثلاً:
گھر کے حالات اچھے نہیں،
گھر میں روز روز کا جھگڑا رہتا ہے،
بیوی بات نہیں سنتی،
امی اور بیوی کی بنتی نہیں،
بچے نافرمان ہوتے جا رہے ہیں،
سب کے دل آپس میں پھٹے ہوئے ہیں،

اچھا خاصا کاروبار چلتے چلتے ٹھپ ہو گیا،
کام ہوتے ہوتے رہ جاتا ہے،
پیسہ کہاں سے آتا ہے کہاں چلا جاتا ہے پتا ہی نہیں چلتا،
قرض کا بوجھ بڑھتا جا رہا ہے،
گھر کے اکثر لوگ بیمار ہی رہتے ہیں،
بچی کے لیے رشتہ نہیں آتا،
رشتہ آتا بھی ہے تو ہوتے رہ جاتا ہے،
اپنوں کے حسد سے بہت پریشان ہیں،
فلاں عامل صاحب سے علاج کرایا، کوئی فائدہ نہیں،
اُن کو بھی دکھایا، کچھ دن فائدہ سمجھ میں آیا؛ مگر پھر وہی حال ہے۔ کیا کروں کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔
روز روز کا نیا ٹینشن اور ذہنی تناؤ زندگی کا حصہ بن گیا ہے!
اب تو نیند بھی نہیں آتی وغیرہ
سوال یہ ہے کہ ایسے حالات آخر کیوں ہیں؟ اور علاج و معالجہ

کے باوجود لوگ حالات میں کیوں گھرتے چلے جا رہے ہیں، نیز ان کا صحیح حل کیا ہے؟ تو درحقیقت صحیح حل یہ ہے:

مالِ حرام اور اعمالِ حرام سے سچی پکی توبہ،

باجماعت پانچوں نمازوں کا اہتمام،

ہر وقت کی اور خاص طور پر صبح و شام کی مسنون دعاؤں کا پڑھنا اور ہر عمل، سنت کے مطابق کرنے کی کوشش کرنا۔

والدین ناخوش ہوں تو ان کو جائز طریقے سے خوش رکھنا،

بیوی بچوں پر ظلم و زیادتی ہوئی ہو تو ان کو بھی خوش کرنا اور خوش رکھنے کی کوشش کرنا۔

بات بات پر غصہ کرنا ظلم و زیادتی کا سبب بنتا ہے، اس لیے غصہ سے بھی توبہ۔

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اوپر ذکر کی ہوئی باتوں کا بہت حد تک خیال بھی رکھتے ہیں؛ لیکن پھر بھی پریشان رہتے ہیں۔ اور پریشانی کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی؛ کیوں کہ انسان جو بھی

نقصان اٹھاتا ہے، ان میں سے کچھ کا سبب ظاہر ہوتا ہے تو ایسے نقصان سے بچنا آسان ہوتا ہے؛ مگر کچھ نقصان ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا کوئی ظاہری سبب سمجھ میں نہیں آتا، ایسے نقصان سے بچنا بہت مشکل ہوتا ہے؛ کیوں کہ جب پریشانی کی اصل وجہ ہی معلوم نہ ہو تو اس کو کیسے ختم کیا جا سکتا ہے!

''نظر'' بھی ایسے ہی نقصان دہ چیزوں میں سے ایک ہے جس کے برے اثرات نہایت ہی تباہ کن اور خطرناک ہوتے ہیں؛ لیکن عام طور پر ذہن اس کی طرف نہیں جاتا۔

چنانچہ ایک روایت میں ہے ''نظر آدمی کو قبر میں اور اونٹ کو ہانڈی میں پہنچادیتی ہے''۔ (کنزالعمال)

یعنی نظر کی وجہ سے انسان، گھریلو الجھنوں میں مبتلا ہوسکتا ہے، کاروباری پریشانیاں آسکتی ہیں، ہنستا کھیلتا گھر اجڑ سکتا ہے، آپسی تعلقات خراب ہوسکتے ہیں، طرح طرح کے حادثات پیش آسکتے ہیں، صحت مند آدمی بیمار ہوسکتا ہے اور نظر لگنے کی

وجہ سے ''لاعلاج بیماری'' ہوسکتی ہے؛ یہاں تک کہ ''نظر'' موت کا سبب بن کر اسے قبر تک پہنچا دیتی ہے۔

چنانچہ روایت میں ہے ''اللہ کے فیصلے اور اس کی تقدیر کے بعد، میری امت میں سب سے زیادہ لوگ نظر کی وجہ سے مرتے ہیں''۔ (مسند بزار)

ایک روایت میں ہے ''نظر آدمی کو پاگل بنا دیتی ہے، یہاں تک کہ وہ اونچی جگہ چڑھتا ہے، پھر وہاں سے گر پڑتا ہے۔ (کنزالعمال)

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی بھی بات معمولی اور غیر اہم نہیں ہوتی، اور جس بات کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قدر اہتمام کے ساتھ بیان کیا ہو، اس کی اہمیت تو اور زیادہ بڑھ جاتی ہے، اس سے بے توجہی برتنا اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کرنا ہے۔

الحمدللہ! اس کتاب میں:

نظر بد کی حقیقت،

نظر کے نقصانات،
نظر لگ جانے کی علامتیں،
نظرِ بد سے حفاظت کی دعائیں،
اور نظر لگ جانے کے بعد اس کے نقصان سے بچنے کے مختصر اور مستند طریقے، مدلل طور پر بیان کردیے گئے ہیں۔
حق تعالیٰ شانہ اس کتاب سے ہم کو اور پوری امت کو خوب نفع پہنچائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کو حرزِ جان بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حضرت حاجی شکیل احمد صاحب دامت برکاتہم

نظرِ بد اور قرآنِ کریم

① جب حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو مصر روانہ فرمایا تو رخصت ہوتے وقت ان کو ایک خاص نصیحت فرمائی کہ ''اے میرے بچو! تم شہر میں ایک دروازے سے مت داخل ہونا، الگ الگ دروازوں سے جانا؛ کیوں کہ میں اللہ پاک کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو تم سے ٹال نہیں سکتا''۔

(یوسف: ٦٧)

تفسیر میں لکھا ہے کہ چوں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے صاحب زادے بہت خوبصورت اور پُرکشش شخصیت کے مالک تھے اس لیے انھوں نے یہ نصیحت کی۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک ساتھ داخل ہونے میں لوگوں کی توجہ ان کی طرف کھنچے اور نظر لگ جائے۔ (ابن کثیر، آلوسی، طبری)

فائدہ: اس قرآنی واقعہ سے یہ باتیں ثابت ہوئیں:

(الف) نظر کا لگنا حق ہے۔

(ب) نظر نقصان دہ اور خطرناک چیز ہے۔

(ج) نظرِ بد سے بچنے کی تدبیر کرنا دین ہے۔

(د) نقصان سے بچنے کے لیے اسباب کا اختیار کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے۔

۲ قبیلۂ بنو اسد کے لوگ نظر لگانے میں بڑے مشہور تھے، وہ نظر لگانے میں اس قدر ماہر تھے کہ اگر ان میں سے کوئی کسی عمدہ اور خوبصورت اونٹنی کو دیکھ کر یہ کہہ دیتا کہ کتنی خوبصورت اونٹنی ہے تو وہ وہیں گر کر مر جاتی۔

ایک مرتبہ قریش کے کچھ لوگوں نے مشورہ کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نظرِ بد کے ذریعہ ہلاک کر دیا جائے، وہ لوگ قبیلۂ بنو اسد کے لوگوں کے پاس گئے اور درخواست کی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو نظر لگانی ہے، وہ لوگ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگے اور نظر لگانے کی غرض سے کہا ”ہم نے آج تک ایسا شخص

نہیں دیکھا'' لیکن اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت فرمائی۔ (تفسیر طبری وتفسیر آلوسی)

اس واقعہ کی طرف قرآن کریم کی اس آیت میں اشارہ ہے:

وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِهِمْ الخ (القلم)

ترجمہ: بلاشبہ قریب ہے کہ کافر لوگ اپنی بری نظروں سے آپ کو پھسلا دیں۔

یہ بھی لکھا ہے کہ عرب میں ایک مشہور شخص تھا۔ جب کسی کو نظر لگا کر مارنا ہوتا تو وہ تین دن تک بھوکا رہ کر اپنے خیمے میں بند ہو جاتا اور پھر اس کو دیکھ کر اس طرح کے جملے کہتا مثلاً:

میں نے اس جیسا خوبصورت، یا ایسا مالدار، یا اس سے بہتر کسی کو نہیں دیکھا۔ اس کے یہ کہتے ہی نظر لگ جاتی۔

قریش کے لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نظر لگانے کے لیے اسی شخص کا انتخاب کیا تھا اور اس نے کوشش بھی کی؛ لیکن اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت فرمائی۔ (تفسیر مظہری)

نظرِ بد اور احادیث

۱) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا نظر کا لگ جانا برحق ہے۔ (بخاری)

۲) حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: نظرِ بد سے اللہ کی پناہ مانگا کرو؛ کیوں کہ نظرِ بد برحق ہے۔ (ابن ماجہ)

۳) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: نظر برحق ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آسکتی تو نظر غالب آجاتی۔ (مسلم)

اس حدیث کی شرح میں علامہ نوویؒ لکھتے ہیں کہ اس روایت سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ نظر کا لگ جانا برحق ہے، نیز نظر بہت طاقتور چیز ہے۔ (شرح مسلم للنووی)

۴) حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

فرمایا: نظر آدمی کو پاگل بنا دیتی ہے یہاں تک کہ وہ اونچی جگہ چڑھتا ہے، پھر وہاں سے گر پڑتا ہے۔ (مسند احمد)

۵) اللہ کے فیصلے اور اس کی تقدیر کے بعد، میری امت میں سب سے زیادہ لوگ نظر کی وجہ سے مرتے ہیں۔ (مسند بزار)

٦) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نظر آدمی کو قبر میں اور اونٹ کو ہانڈی میں پہنچا دیتی ہے۔ (کنز العمال)

یعنی نظر انسان اور جانور دونوں کو لگ جاتی ہے، آدمی کو لگتی ہے تو بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے، پھر اس کا علاج بھی کارگر نہیں ہوتا، رفتہ رفتہ وہ موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔ اور اسی طرح جانور کے ساتھ بھی ہوتا ہے، تو عاجز آ کر جانور کا مالک اسے ذبح کر کے ہانڈی میں ڈال دیتا ہے۔

۷) حضرت اسماء بنت عُمیس سے روایت ہے کہ انھوں نے

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! (میرے شوہر) جعفر کی اولاد کو نظر بہت جلد لگ جاتی ہے، کیا میں ان کے لئے دم کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں! ضرور کرو، اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے جا سکتی تو وہ نظر ہوتی۔ (ترمذی)

۸) سہل بن حنیف مدینہ کی ایک وادی ''خرار'' میں غسل کر رہے تھے، جب اپنا جبہ اتارا تو عامر بن ربیعہؓ نے ان کی طرف دیکھا، حضرت سہل گورے اور بہت خوبصورت جسم کے مالک تھے، عامر بن ربیعہؓ کہنے لگے میں نے ایسا بدن تو دیکھا ہی نہیں، کسی نئی نویلی دلہن کا بدن بھی ایسا نہیں ہوتا، تھوڑی ہی دیر میں حضرت سہلؓ کو تیز بخار آیا اور وہ سخت بیمار ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی گئی کہ سہل کی حالت ایسی ہے کہ وہ تو سر بھی نہیں اٹھا پاتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگ کسی پر نظر کا شک کرتے ہو؟

لوگوں نے کہا عامر بن ربیعہ پر۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عامر بن ربیعہؓ کو بلایا، ان پر ناراض ہوئے اور فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کیوں قتل کرنا چاہتا ہے، تمہیں جب ان کا بدن اچھا لگا تھا تو تم نے برکت کی دعا کیوں نہ کی! (نسائی)

۹) حضرت رافع بن خَدِیجؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا، وہاں ہانڈی میں گوشت اُبل رہا تھا، مجھے ایک چربی والی بوٹی اچھی لگی، میں نے اٹھا کر کھالیا، جس سے میں ایک سال تک تکلیف محسوس کرتا رہا، پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس بوٹی میں سات لوگوں کی نظر لگی تھی۔ (کنز العمال)

۱۰) حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھر میں ایک بچی دیکھی جس کا چہرہ پیلا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے نظر لگی ہے اس پر دم کرو۔ (بیہقی فی السنن الکبریٰ)

مذکورہ روایات سے ان باتوں کا علم ہوا:

نظر لگ جانا برحق ہے۔

نظر سے اللہ پاک کی پناہ مانگتے رہنا چاہیئے۔

اگر کوئی چیز تقدیر سے بھی آگے جاسکتی تو وہ نظر ہوتی۔

نظر آدمی کو پاگل بنادیتی ہے۔

نظر کی وجہ سے انسان خودکشی کر لیتا ہے۔

نظر بد کی وجہ سے انسان اور جانور ہلاک ہو جاتے ہیں۔

نظر بچوں کو جلدی لگتی ہے۔

نظر کی وجہ سے اچانک تیز بخار یا دوسری بیماری لگ جاتی ہے۔

نظر لگنے کے لیے ضروری نہیں کہ نظر لگانے کا ارادہ بھی ہو۔

اچھی چیز دیکھ کر نظر سے حفاظت کی دعا نہیں پڑھی گئی تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تنبیہ فرمائی۔

نظر کا لگنا اتنا عام ہے کہ ایک گوشت کی بوٹی پر سات لوگوں کی نظر لگ جاتی ہے۔

نظر لگی ہوئی گوشت کی ایک بوٹی کھانے سے ایک سال تکلیف اٹھانی پڑی۔

ایک بچی کا پیلا چہرہ دیکھ کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو نظر لگی ہے۔

نظر بد کی علامات

نظر لگ جانے کی کچھ علامتیں اور نشانیاں ہیں، جن سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ نظر لگ گئی ہے۔

عموماً جس شخص کو نظر لگی ہوتی ہے، اس میں ان علامتوں میں سے کچھ ضرور پائی جاتی ہیں۔

جسم میں تھکان اور کمزوری کا احساس۔

سر، آنکھ، کنپٹیوں اور جوڑوں میں درد۔

دونوں ہاتھ اور پیروں میں درد۔

بدن میں (معمول سے زیادہ) حرارت محسوس ہونا۔

سینہ میں سخت گھٹن کا احساس۔
کبھی کبھی اچانک چکر آنا۔
کھانے کی رغبت نہ ہونا۔
اکثر متلی کی سی کیفیت ہونا۔
پیٹ میں تکلیف رہنا۔
سر میں اکثر و بیشتر درد رہنا۔
بدن میں درد گھومنا۔
ڈکاریں آنا۔
ایسی بیماری لگنا جو دوا سے اچھی نہ ہو۔
اعمال کی پابندی نہ ہو پانا۔
عورتوں کے بال گرنا۔
دودھ پلانے والی عورت کو دودھ نہ آنا۔
میاں بیوی میں نفرت اور دوری پیدا ہونا۔
رشتہ داروں، دوستوں اور جان پہچان والوں سے وحشت ہو جانا۔

کاروبار، عہدے، منصب کا برباد ہوجانا۔

کاروبار میں رکاوٹ پیدا ہونا۔

جس کام میں آدمی ماہر ہے وہ کام کرنا چاہے تو سستی آجانا یا بیمار پڑجانا۔

بار بار اور اچانک پیشاب کا آنا۔

بہت زیادہ پسینہ آنا، خاص طور سے ماتھے اور کمر پر۔

دل کی دھڑکن کا کم یا زیادہ ہونا، دل ڈوبتا ہوا محسوس ہونا۔

اچانک چہرے کا پیلا پڑجانا یا اصل رنگت سے ہٹ جانا۔

بکثرت جمائیاں آنا اور آنسو کا بہنا خصوصاً نماز، تلاوت وغیرہ عبادات ادا کرتے ہوئے۔

بلاوجہ رو پڑنا یا رونے کے لیے جی چاہنا۔

کام اور پڑھائی وغیرہ سے دل اچاٹ ہوجانا۔

سستی رہنا، کام کی طاقت نہ رہنا۔

حافظے کا کمزور ہونا۔

مسلسل رال بہنا۔

جسم میں خارش یا چیونٹیاں رینگتی محسوس کرنا۔

آنکھوں کا شدت سے پھڑ پھڑانا۔

ہاتھ اور پاؤں میں سوئیاں چبھنے جیسا محسوس ہونا۔

ہاتھ پاؤں میں غیر معمولی ٹھنڈک کا احساس ہونا۔

انسان کا اپنے آپ سے لاپرواہ ہوجانا، خصوصاً عورتوں کا اپنی آرائش و زیبائش سے بے نیاز ہوجانا۔

دودھ پیتے بچوں کا بھوک کے باوجود ماں کا دودھ نہ پینا اور بہت زیادہ رونا۔

انجانا سا غیر معمولی خوف رہنا۔

چڑچڑاپن اور بات بات پر سخت غصہ آنا۔

معمولی باتوں سے سخت قسم کا تاثر ہونا۔

غم اور تنگ دلی کی کیفیت ہونا۔

نیند نہ آنا یا بار بار نیند کھلنا۔ (کیف تعالج مریضک بالرقیۃ الشرعیۃ واضافہ)

ماہرینِ فن نے یہ علامتیں بیان کی ہیں اور لکھا ہے کہ جس کو نظر لگی ہوتی ہے اس کے اندر ان میں سے کچھ نہ کچھ علامتیں پائی جاتی ہیں؛ لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی مگر اثر موجود ہوتا ہے۔

نظرِ بد کی حقیقت

اللہ تعالی نے دنیا کو دار الاسباب بنایا ہے اور اس میں ہر چیز کو کسی نہ کسی سبب کے تابع کر دیا ہے۔ سبب کبھی ظاہری ہوتا ہے کبھی باطنی۔ محسوس نہ ہونے والے اسباب میں سے ایک سبب نظرِ بد بھی ہے۔

نظر کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی نے جسم اور روح میں مختلف خاصیتیں رکھیں ہیں، جسم و روح اثر ڈالتے بھی ہیں اور اثر قبول بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ جب روح خوشی و محبت یا غم و حسد

کی وجہ سے کسی کی طرف بہت زیادہ متوجہ ہوتی ہے تو جس چیز کی طرف اس کی توجہ ہوتی ہے اس کے اوپر اس کا اثر بھی ہوجاتا ہے۔ اس لیے نظر کا لگنا درحقیقت روح کے اثر کا نتیجہ ہوتا ہے؛ لیکن چونکہ روح کی توجہ میں آنکھ کا گہرا تعلق ہے اس لیے اسے ''نظر کا لگنا'' کہہ دیا جاتا ہے۔

اسی لیے بعض اوقات اندھے شخص کے سامنے کسی کی خوبیوں اور کمالات کا ذکر کیا جائے اور اس اندھے شخص کی روح متوجہ ہو تو اندھے شخص کی نظر بھی لگ جاتی ہے؛ حالانکہ وہ آنکھوں سے محروم ہے۔

روح کی یہ خاصیت بعض لوگوں میں کم ہوتی ہے اور بعض میں زیادہ۔ جن میں زیادہ ہوتی ہے ان کی نظر بھی زیادہ لگتی ہے۔ کبھی مخصوص دنوں یا مخصوص اوقات میں روح کی توجہ زیادہ بڑھ جاتی ہے تو ان میں نظر کا لگنا بھی زیادہ ہوجاتا ہے۔

حافظ ابن حجرؒ نے ایک عورت کے بارے میں لکھا ہے کہ جب

وہ ناپاکی کی حالت میں دودھ کے برتن پر ہاتھ رکھ دیتی تو دودھ خراب ہوجاتا، اگر وہ باغ میں چلی جاتی تو بہت سے پودے صرف اس کے دیکھنے سے مرجھا جاتے، جبکہ پاکی کے دنوں میں ایسا نہیں ہوتا تھا۔ (فتح الباری)

امام ابن القیمؒ اپنی کتاب ''بدائع الفوائد'' میں نظرِ بد کے متعلق لکھتے ہیں کہ ''یہ ایک تیر ہے، جو نظر لگانے والے کے نفس سے نکلتا ہے اور جس کو نظر لگتی ہے اس کی طرف جاتا ہے، بعض اوقات یہ تیر لگ جاتا ہے اور بعض مرتبہ یہ خطا ہوجاتا ہے، اگر یہ تیر ایسی حالت میں لگے کہ نفس کھلا ہو اور کوئی حفاظت کا سامان نہ ہو (جیسے حفاظت کی دعائیں وغیرہ) تو نظر کا اثر ضرور ہوتا ہے اور اگر یہ نفس کو اس حالت میں لگے کہ وہ حفاظتی سامان سے لیس ہو تو یہ تیر اس میں نہیں گھستا اور کوئی اثر نہیں کرتا؛ بل کہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ یہ تیر خود پھینکنے والے کی طرف لوٹ جاتا ہے۔ (بدائع الفوائد)

نظرِ بد سے حفاظت کی دعائیں

اللہ پاک کی مہربانیوں میں سے ایک بڑی مہربانی یہ ہے کہ کسی اچھی چیز کو دیکھنے والا اگر اس چیز میں برکت کی دعا کر دے۔ تو نظر لگنے کا اندیشہ ختم ہو جاتا ہے۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تاکید کے ساتھ حکم دیا ہے کہ جب ہمیں کوئی چیز اچھی لگے تو ہم اسے دیکھ کر برکت کی دعا ضرور کریں۔ (مستدرک حاکم)

سہل بن حنیف کو حضرت عامر بن ربیعہؓ کی نظر لگ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تنبیہ فرمائی کہ تم نے سہل بن حُنیف کو دیکھ کر برکت کی دعا کیوں نہ کی۔ (مسند احمد)

حافظ ابن حجرؒ نے ''فتح الباری'' میں ذکر کیا ہے کہ جس شخص کو کوئی چیز اچھی لگے اور وہ اس کے لیے برکت کی دعا کر دے تو یہ اس کی طرف سے دم (حفاظت کی دعا) کرنے کے قائم مقام ہوگا۔ (فتح الباری)

اپنی نظر سے حفاظت کے لیے برکت کی دعا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی چیز بھلی معلوم ہو تو اس طرح کوئی دعا دے دی جائے۔

۱) اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْہِ۔

ترجمہ: اے اللہ! اس میں برکت ڈال دیجئے۔

۲) اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلَیْہِ ۔

ترجمہ: اے اللہ! اس پر برکت فرما۔

۳) مَبْرُوْکٌ۔

ترجمہ: اللہ برکت دے۔

۴) بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ ۔

ترجمہ: اللہ تجھے برکت عطا فرمائے۔

۵) بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ۔

ترجمہ: اے اللہ! اس میں برکت ڈال دے۔

٦) اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْہِ وَلَا تَضُرَّہٗ۔

ترجمہ: اے اللہ! اس میں برکت ڈال دیجئے اور اسے نقصان سے

بچائیے۔

نظرِ بد سے حفاظت کے لئے برکت کی دعا کے علاوہ کچھ اور دعائیں بھی ہیں، جو نیچے دی جارہی ہیں:

۱) حدیث میں ہے: بندہ اللہ کی دی ہوئی کسی نعمت پر جب

"مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ"۔

ترجمہ: جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور اللہ کی توفیق کے بغیر کسی میں کوئی طاقت نہیں۔

پڑھ لیتا ہے تو موت تک اس نعمت پر کوئی آفت اور زوال نہیں دیکھے گا۔ (شعب الایمان)

۲) کوئی چیز اچھی لگے تو

"تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ"

ترجمہ: اللہ بزرگ و برتر، بہترین بنانے والا ہے۔

پڑھ لے، اس سے نظر نہیں لگے گی۔ (الموسوعة الفقهية)

۳) کوئی چیز اچھی لگے تو اس دعا کے پڑھنے سے بھی نظرِ بد سے حفاظت ہوتی ہے:

حَصَّنْتُكُمْ بِالْحَيِّ الْقَيُّوْمِ الَّذِىْ لَايَمُوْتُ اَبَدًا وَ

دَفَعْتُ عَنْكُمُ السُّوْءَ بِلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ (الاذکار)

ترجمہ: میں تم کو اس ''حی القیوم'' ذات کی حفاظت میں دیتا ہوں جس پر کبھی موت طاری نہیں ہوگی۔ اور تم سے ''لاحول ولا ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم'' کے ذریعہ ہر برائی کو دور کرتا ہوں۔

کسی چیز کے اچھا لگنے یا پسند آنے پر اوپر دی گئی دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھ لی جائے تو ان شاء اللہ نظر نہیں لگے گی۔

بعض علماء کے بقول ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اگر اس کو کوئی چیز اچھی لگے اور نظر لگنے کا اندیشہ ہو تو وہ برکت کی دعا کرے؛ کیونکہ ہر انسان پر دوسرے انسان کا یہ حق ہے کہ اسے تکلیف نہ پہونچائے۔ (تفسیر قرطبی)

نظر سے بچنے کی ایک تدبیر

نظر سے حفاظت کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ جن چیزوں پر اکثر نظر لگ جاتی ہو ان کو چھپایا جائے، لوگوں کے سامنے ظاہر نہ کیا جائے۔ حدیث میں ہے:

اِسْتَعِيْنُوْا عَلَى قَضَاءِ حَوَائِجِكُمْ بِالْكِتْمَانِ فَإِنَّ كُلَّ ذِيْ نِعْمَةٍ مَحْسُوْدٌ۔ (طبرانی)

ترجمہ: اپنی ضرورتوں کے پورا کرنے میں رازداری کے ذریعے مدد حاصل کرو؛ کیونکہ ہر نعمت والے سے حسد کیا جاتا ہے۔

امام بغویؒ نے شرح السنۃ میں یہ اثر نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنیؓ نے ایک ایسے خوبصورت بچے کو دیکھا، جس کو کثرت سے نظر لگ جاتی تھی تو آپؓ نے فرمایا اس کی ٹھوڑی کو سیاہ داغ لگا دو۔ (زاد المعاد)

معلوم ہوا کہ چھوٹے بچوں کو خوبصورت بنانے کے لیے نہیں بل کہ نظر سے بچانے کے نیت سے کاجل کا ٹیکہ لگا دینا چاہیے۔

نظرِ بد کا توڑ

اگر نظر لگ گئی ہو تو اس کے توڑ اور نقصان والے اثرات کو ختم کرنے کے لیے روایات میں علاج کے دو طریقے آئے ہیں: ۱۔ عملی طریقہ ۲۔ قولی طریقہ

عملی طریقہ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں نظر لگانے والے کو وضو کرنے کا حکم دیا جاتا اور پھر اس پانی سے مریض کو نہلایا جاتا۔ (ابوداؤد)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا نظر کا لگ جانا برحق ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جانے والی ہوتی تو وہ نظر ہوتی اس لیے اس سلسلہ میں جب تم سے غسل کا مطالبہ کیا جائے تو غسل کیا کرو۔ (مسلم)

حضرت عامر بن ربیعہؓ کے واقعہ میں (جو اوپر گزر چکا ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم برکت کی دعا کر لیتے تو نظر نہ لگتی، دعا نہ کرنے کی وجہ سے نظر لگ گئی تو نیچے والا عمل بتلایا) ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے معلوم کیا کہ تمہیں کس کے بارے میں شک ہے۔ لوگوں نے بتلایا عامر بن ربیعہؓ پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو بلوا کر ان کا چہرہ، دونوں ہاتھ، دونوں کہنیاں، دونوں قدموں کے کنارے اور ازار کا اندرونی حصہ ایک بڑے برتن میں دھونے کو کہا اور پھر وہ پانی حضرت سہل کی سر کی پچھلی جانب اور پشت پر ڈالا گیا تو وہ فوراً ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔ (بخاری)

خلاصہ یہ کہ اگر پتہ چل جائے کہ کس کی نظر لگی ہے یا کسی کے بارے میں خیال ہو تو اس کو وضو یا غسل کرایا جائے یا مختلف اعضاء دھونے کو کہا جائے (جیسا کہ اوپر کی حدیث میں ہے) اور اس سے گرنے والے پانی کو ایک جگہ جمع کر کے مریض پر

پچھلی جانب سے ڈال دیا جائے۔ ان شاء اللہ شفا ہوگی۔

قولی طریقہ

نظرِ بد دور کرنے کا دوسرا طریقہ مسنون دعاؤں سے علاج ہے یعنی اللہ پاک کے سامنے اپنی عاجزی و بے بسی کا اظہار کر کے نظر اور اسکے نقصان کو دور کرنے کی دعا کی جائے۔

۱) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنات اور انسان کی نظرِ بد سے ان کلمات کے ذریعہ پناہ مانگا کرتے تھے:

"اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْجَانِّ وَ عَيْنِ الْاِنْسَانِ"

ترجمہ: میں جنات اور انسان کی نظرِ بد سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

لیکن جب معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ ناس) نازل ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں کو معمول بنالیا۔ (ترمذی)

معوذتین یہ ہیں:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَ مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَ مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَ مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِکِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰہِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ ۪ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ "دوسرے شرعی کلمات سے بھی نظر کا علاج کیا جاسکتا ہے؛ لیکن اس حدیث پاک سے معوذتین کے ذریعہ علاج کا بہتر ہونا ثابت ہوتا ہے۔ (فتح الباری باب الرقی)

۲) حضرت حسن بصریؒ سے منقول ہے کہ جس کو نظر لگی ہو اس

پر نیچے لکھی آیت دم کرنا بہت مفید ہیں:　(روح المعانی)

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ وَّمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِيْنَ۔　(القلم، آیت ۵۱)

ترجمہ: بلاشبہ قریب ہے کہ کافر لوگ اپنی بری نظروں سے آپ کو پھسلا دیں، جب وہ نصیحت کی کتاب سنتے ہیں اور کہتے ہیں یہ دیوانہ ہے اور قرآن اہلِ عالم کے لیے نصیحت ہے۔

۳) نظرِ بد دور کرنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے نواسوں حضرت حسنؓ اور حسینؓ پر یہ کلمات پڑھ کر دم کیا کرتے تھے اور فرماتے کہ حضرت ابراہیمؑ بھی حضرات اسماعیلؑ واسحاقؑ پر یہ کلمات دم کرتے تھے:

اُعِيْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔　(بخاری)

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں، ہر شیطان، زہر

بلا اور تکلیف پہنچانے والی نظر سے۔

۴) حضرت جبرئیلؑ نے ایک خاص وظیفہ نظرِ بد دور کرنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سکھایا:

اَللّٰھُمَّ ذَا السُّلْطَانِ الْعَظِیْمِ ذَا الْمَنِّ الْقَدِیْمِ ذَا الْوَجْہِ الْکَرِیْمِ وَلِیَّ الْکَلِمَاتِ التَّآمَّاتِ وَالدَّعَوَاتِ الْمُسْتَجَابَاتِ عَافِ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ مِنْ اَنْفُسِ الْجِنِّ وَاَعْیُنِ الْاِنْسِ۔ (جامع الاحادیث للسیوطی)

ترجمہ: اے اللہ! عظیم بادشاہت والے، دائمی احسان والے، شرافت و بزرگی والے۔ کامل کلمات، اور مقبول دعاؤں کے مالک، حسن اور حسین کو عافیت عطا فرما، جنات اور انسان کی نظرِ بد سے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان کلمات کے ذریعہ اپنی اولاد بیوی بچے وغیرہ کو پناہ دیا کرو اس لئے کہ پناہ لینے والوں نے ان سے بہتر کلمات سے پناہ نہیں پکڑی۔

نوٹ: اَلْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ کی جگہ جسے نظر لگی ہو اس کا نام لیں۔

۵) نیچے دیے کلمات کو لکھ کر مریض کو باندھ دیا جائے یا پڑھ کر دم کر دیا جائے تو بحکمِ خداوندی وہ پاگل پن، کوڑھ، برص، سفید داغ، نظرِ بد اور بخار سے محفوظ رہے گا۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ وَاَسْمَائِهٖ كُلِّهَا عَامَّةٍ مِنْ شَرِّ السَّآمَّةِ وَالْهَامَّةِ وَمِنْ شَرِّ الْعَيْنِ اللَّامَّةِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ اَبِیْ مُرَّةَ وَمَا وَلَدَ، وَمِنْ شَرِّ اَبِیْ مُرَّةَ وَمَا وَلَدَ۔ (کنز العمال)

ترجمہ: میں پناہ لیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات اور جملہ ناموں کی زہریلے جانور، زہریلی بلا تکلیف پہنچانے والی نظر کے شر اور حاسد کے شر سے جب کہ وہ حسد کرے اور شیطان اور اس کی ذریت کے شر سے۔

٦) نظر کا مریض یہ کلمات پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّفْسِ وَالْعَيْنِ۔ (کنز العمال)

ترجمہ: میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں انسان و جنات کی نظر سے۔

۷) حدیث میں ہے کہ نظر لگنے کے وقت شیطان حاضر ہوتا ہے۔ (مسندِ احمد)

اس لیے نیچے دی گئی دعا پڑھ لی جائے تو نفع ہوگا ان شاء اللہ۔

رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ۔

ترجمہ: اے میرے پروردگار! میں آپ کی پناہ لیتا ہوں شیطان کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ شیطان میرے پاس آئے۔

احادیث میں اور بھی دعائیں مذکور ہیں جو نیچے لکھی جا رہی ہیں، انہیں پڑھ کر دم کریں ان شاء اللہ بری نظر کا اثر ختم ہو جائے گا:

۸) بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنٍ اَوْ حَاسِدٍ اَللّٰهُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْکَ۔ (مسلم)

ترجمہ: اللہ کے نام سے تم کو دم کرتا ہوں ہر تکلیف دینے والی چیز، انسان و جنات کی نظر اور حسد کرنے والے کے شر سے، اللہ تم کو شفا دے۔ اللہ کے نام سے

تم کو دم کرتا ہوں۔

۹) بِسْمِ اللهِ يُبْرِيْكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَّشْفِيْكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِیْ عَيْنٍ۔ (مسلم)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ جو آپ کو صحت دیدے گا اور آپ کو ہر بیماری سے، حاسد کے حسد، اور نظر لگانے والے کے شر سے شفا عطا کرے گا۔

۱۰) بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا۔ (ابن ابی شیبۃ)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ تو اس نظر بد کی گرمی وسردی اور اس کی تکلیف کو دور فرما۔

۱۱) مَاشَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ حَصَّنْتُ نَفْسِیْ بِالْحَیِّ الْقَيُّوْمِ الَّذِیْ لَا يَمُوْتُ اَبَدًا وَدَفَعْتُ عَنْهَا السُّوْءَ بِاَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ۔ (روح المعانی)

ترجمہ: وہی ہوتا ہے جو اللہ پاک چاہتے ہیں اللہ کی مدد و توفیق کے بغیر کسی میں کوئی طاقت نہیں۔ میں نے اپنے آپ کو اس حی القیوم ذات

کے حوالے کیا جس کو کبھی موت نہیں آئے گی اور اپنے آپ سے ہزار لاحول کے ذریعے تکلیف کو دور کیا۔

علامہ ابن القیمؒ نے ''زاد المعاد'' میں آٹھ دعائیں اور بھی لکھی ہیں اور انہیں نظر بد کے اثرات کو دور کرنے کے لیے بہت مجرب اور مفید بتلایا ہے اور یہ دعائیں دوسرے بہت سے نقصانات سے حفاظت کے لئے بھی پڑھی جاتی ہیں، وہ دعائیں یہ ہیں:

۱) اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ۔

ترجمہ: میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعہ ہر مخلوق کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔

۲) اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّۃٍ۔

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے ہر شیطان، زہریلی بلا اور تکلیف پہنچانے والی نظر سے پناہ چاہتا ہوں۔

۳) اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ

بَرٌّ وَّ لَافَاجِرٌ، مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ وَمِنْ
شَرِّمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ
فِيْهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِي الْاَرْضِ، وَمِنْ شَرِّ مَا
يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ
شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ، اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا
رَحْمٰنُ۔

ترجمہ: میں اللہ کے ان کلمات تامہ کے ذریعے جن سے کوئی نیک و بد آگے نہیں بڑھ سکتا مخلوق کے تمام ظاہری و پوشیدہ شر سے اس کی پناہ چاہتا ہوں، نیز اس شر سے جو آسمان سے اترتا ہے اور اس شر سے جو آسمان کی طرف رخ کرتا ہے اور اس چیز کے شر سے جو زمین میں گھس جاتی ہے اور جو زمین سے نکلتی ہے اور رات و دن کے فتنوں بالخصوص رات کو آنے والی مصیبتوں سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں؛ مگر یہ کہ کوئی خیر کا پیغام لے کر آئے۔

(۴) اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ،
وَعِقَابِهٖ، وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ

وَ اَنْ یَحْضُرُوْنِ۔

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے اس کے غضب، عذاب اور اس کے بندوں کے شر سے پناہ چاہتا ہوں، نیز شیطانی وساوس اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔

(۵) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِوَجْھِكَ الْكَرِیْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهٖ. اَللّٰھُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَاْثَمَ وَالْمَغْرَمَ. اَللّٰھُمَّ اِنَّهٗ لَا یُھْزَمُ جُنْدُكَ. وَلَا یُخْلَفُ وَعْدُكَ. سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری برتر و بالا ذات، تیرے کامل کلمات کے ذریعے تیری گرفت میں رہنے والی ہر چیز کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! تو ہی قرض کا بوجھ اور گناہ دور کرتا ہے۔ اے اللہ! تیرے لشکر کو کبھی شکست نہیں دی جا سکتی، تیرا وعدہ غلط نہیں ہو سکتا، تو پاک ہے، تیرے ہی لئے ساری حمد ہے۔

(۶) اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِىْ لَا شَىْءَ اَعْظَمُ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِهِ التَّامَّاتِ الَّتِىْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ ، وَاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى ، مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ بَرَأَ وَ ذَرَأَ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِىْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اِنَّ رَبِّىْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

ترجمہ: اللہ بزرگ و برتر ذات کے ذریعے، جس سے عظیم کوئی چیز نہیں اور اس کے ان کامل کلمات کے ذریعے جن سے آگے کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کر سکتا اور اللہ کے عمدہ پیارے ناموں کے واسطے سے میں ان تمام مخلوق کی ظاہری و پوشیدہ برائیوں سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، جو مجھے معلوم ہیں اور جو مجھے معلوم نہیں، ہر مخلوق کے ظاہری و پوشیدہ شر سے اور ہر برے کی برائی سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں، جس کا تو ہی مالک ہے۔ بے شک میرا رب مجھے راہِ راست پر لگائے گا۔

(۷) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ، عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ، مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ ،

وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، وَاَنَّ اللّٰهَ

قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ، وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ

عَدَدًا ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ ، وَ

شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ

اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ، اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

ترجمہ: اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے تجھ ہی پر بھروسہ کیا، تو عرشِ عظیم کا مالک ہے، اللہ جو چاہتا ہے ہوتا ہے، جو نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔ سوائے اللہ کے کوئی طاقت وقوت کا مالک نہیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر شئی پر قادر ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے علم کے اعتبار سے ہر شئی کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں اپنے نفس کی برائی اور زمین پر چلنے والے ہر ایک کی برائی سے جس کی پیشانی آپ کے زیرِ قدرت ہے۔ بلاشبہ میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔

(٨) تَحَصَّنْتُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَا إِلٰہَ إِلَّا ھُوَ، إِلٰھِیْ
وَإِلٰہَ کُلِّ شَیْءٍ، وَاعْتَصَمْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّ کُلِّ شَیْءٍ،
وَتَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَاسْتَدْفَعْتُ
الشَّرَّ بِلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ، حَسْبِیَ اللّٰہُ
وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ، حَسْبِیَ الرَّبُّ مِنَ الْعِبَادِ، حَسْبِیَ
الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِ، حَسْبِیَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِ،
حَسْبِیَ الَّذِیْ ھُوَ حَسْبِیْ، حَسْبِیَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ
مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَھُوَ یُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْہِ،
حَسْبِیَ اللّٰہُ وَکَفٰی، سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ دَعَا، لَیْسَ
وَرَاءَ اللّٰہِ مَرْمٰی، حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا إِلٰہَ إِلَّا ھُوَ،
عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ، وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

(زادالمعاد وطب نبوی)

ترجمہ: میں نے اس اللہ کی پناہ لی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی اللہ میرا اور ہر چیز کا معبود ہے۔ میں نے اپنے اور ہر چیز کے رب سے بچاؤ طلب کیا اور اس زندہ پر بھروسہ کیا جو کبھی نہیں مرے گا اور میں نے شر کو لاحول ولا قوۃ الا باللہ کے ذریعے دفع کیا۔ اللہ میرے لئے کافی ہے اور وہی میرے لئے بہترین کارساز ہے۔ اللہ بندوں کے مقابلے میں میرے لئے کافی ہے اور خالق، مخلوق کی بنسبت میرے لئے کافی ہے اور رزاق، مرزوق کی طرف سے میرے لئے کافی ہے۔ میرے لئے وہ ذات کافی ہے جس کے قبضۂ قدرت میں ہر چیز کی ملکیت ہے۔ وہ سزا دے سکتا ہے، اس کو کوئی سزا نہیں دے سکتا۔ مجھے وہ اللہ کافی ہے، جس نے پکارنے والے کی پکار سنی اور اللہ کے علاوہ میرا مقصد نہیں۔ اللہ میرے لئے کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس پر میں نے بھروسہ کیا، وہی عرشِ عظیم کا رب ہے۔

جنات کی نظر

انسان کی نظر کی طرح جنات کی نظر بھی لگتی ہے۔ بلکہ علامہ خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے عُیُوْنُ الْجِنِّ اَنْفَذُ مِنْ

اَسِنَّۃِ الرِّمَاحِ۔ (اعلام الحدیث)
یعنی جنات کی نظر نیزوں کی نوک سے زیادہ اثر انداز ہوتی ہے۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے انسان اور جنات دونوں کی نظروں سے پناہ مانگتے تھے۔
ترمذی اور ابن ماجہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت شریفہ یہ تھی کہ معوذتین نازل ہونے سے پہلے ان کلمات کے ذریعہ نظر بد سے پناہ مانگتے تھے:
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْجَانِّ وَعَیْنِ الْاِنْسَانِ۔ (ترمذی)
ترجمہ: جنات اور انسان کی نظر بد سے میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھر میں ایک بچی دیکھی جس کا چہرہ پیلا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے جنات کی نظر لگی ہے اس پر دم کرو۔ (سنن بیہقی)
ماہر لغت امام فرّا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حدیث پاک

میں سُفعَۃ کا لفظ آیا ہے جس کا ترجمہ جنات کی نظر کا ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ انسانوں کو تکلیف میں مبتلا کرنے کے لیے جنات بھی نظر لگاتے ہیں اس لیے ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ حفاظت سے متعلق مسنون اذکار اور ماثور دعاؤں کے اہتمام کے ساتھ ساتھ ہر کام کے وقت بسم اللہ ضرور پڑھ لیا کرے۔

بچوں پر نظر بد کا اثر جلدی ہوتا ہے

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے بچوں کو دیکھا تو اُن بچوں کی والدہ اسماء بنت عُمیس رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا کیا معاملہ ہے کہ میں اپنے بھائی کی اولاد کے جسم دُبلے پتلے دیکھ رہا ہوں، (کیا) انہیں کوئی مشکل (بھوک، بیماری یا تکلیف وغیرہ) درپیش ہے؟

اُسماء بنت عُمیس رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''لَا وَلٰكِنِ الْعَيْنُ تُسْرِعُ

اِلَیۡهِمۡ ''، جی نہیں، انہیں بہت جلد نظر لگ جاتی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (حضرت اسماءؓ کی اِس بات کی تائید فرماتے ہوئے) اِرشاد فرمایا: اِن پر دَم کرو۔

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں ''اِنَّ الْعَیْنَ أَسْرَعُ اِلَی الصِّغَارِ'' بیشک بچوں کو زیادہ جلدی نظر لگ جاتی ہے۔ (تفسیر قرطبی)

اس لیے منزل دیگر قرآنی آیات اور مسنون دعائیں پڑھ کر بچوں پر کثرت سے دم کرتے رہنا چاہئے یا لکھ کر تعویذ کی صورت میں ان کے گلے میں ڈال دیا جائے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا معمول

حدیث میں ہے کہ جسے کوئی چیز پسند آجائے تو وہ ''مَا شَاءَ اللهُ، لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ'' پڑھ لیا کرو؛ کیوں کہ ایسا کرنے سے نظرِ بد نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ (ابن السنی)

امام مالکؒ جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو ''مَا شَاءَ اللهُ''

ضرور کہتے۔ کسی نے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ تو فرمایا، کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا:

''وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ'' (الکھف)

''اور کیوں ایسا نہ ہوا کہ جب تو باغ میں داخل ہوا تو تو کہتا ''مَا شَاءَ اللّٰهُ. لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ''

بعض تابعین کا معمول بیان کیا جاتا ہے کہ اپنے گھروں کے دروازے پر ''مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ'' لکھوایا کرتے تھے۔ (تفسیر قرطبی، الکھف ۳۹)

نظر لگنے کے واقعات

بچے نے دودھ پینا چھوڑ دیا

۱) ''الصَّارِمُ الْبَتَّارُ'' کے مصنف شیخ وحید عبدالسلام بالی فرماتے ہیں میں اپنے کسی رشتہ دار کے یہاں گیا ہوا تھا، انھوں نے بتایا ایک بچہ ہے جس نے کئی دنوں سے اپنی ماں

کا دودھ پینا بالکل چھوڑ دیا ہے؛ حالانکہ وہ پہلے برابر دودھ پیتا تھا میں نے کہا بچے کو میرے پاس لاؤ، وہ لے کر آئے، میں نے اس پر نظر کی دعا اور قرآنی آیات دم کیا اور کہا کہ اس کو اس کی ماں کے پاس لے جاؤ، وہ لوگ بچے کو لے کر گئے پھر فورًا خوش خبری لے کر آئے کہ بچے نے ماں کا دودھ پینا شروع کر دیا ہے درحقیقت اس بچے کو نظر لگی تھی۔

لڑکا گونگا ہو گیا

۲) میں سعودی عرب کے شہر ''اَبہا'' میں پڑھاتا تھا تو وہاں میرے پاس ایک بچہ پڑھتا تھا جو انتہائی شریف فرماں بردار شیریں کلام اور بڑا فصیح و بلیغ تھا۔ درس گاہ میں اپنے تمام ساتھیوں کی جانب سے ترجمانی کے فرائض وہی انجام دیتا تھا، جلسے جلوس کے موقع پر بڑی عمدہ تقریر کرتا تھا۔ ایک دن اس کے گاؤں میں ایک آدمی کا انتقال ہو گیا، یہ بچہ اپنے

گھر والوں کے ساتھ وہاں تعزیت کے لیے گیا۔ لوگوں نے اس بچے کو تقریر کے لیے کھڑا کردیا، بچے نے خطبے کے بعد انتہائی پرمغز فصیح وبلیغ تقریر کی۔ واپس آنے کے بعد وہ فورا گونگا ہوگیا، اس کی زبان بالکل بند ہوگئی۔ ڈاکٹروں نے بچے کی مکمل جانچ کی، رپورٹیں نکلوائیں؛ لیکن وہ سب نارمل۔ ہر طرح کا علاج ہوا؛ لیکن سب بے سود رہا پھر وہ بچے کو لیکر میرے پاس آئے اُسے دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسوں جاری ہوگئے: کیونکہ میں اس بچے کی فصاحت وبلاغت سے واقف تھا۔ بہر حال میں نے اپنے آپ کو سنبھالا اور اس کے والد سے ازاول تا آخر پورا واقعہ سنا، بچہ چپ چاپ کھڑا تھا۔ میں نے اس بچے پر مسنون اذکار پڑھ کر دم کیا اور پانی پر نظر کی دعائیں پڑھ کر اس کے والد کو دیا کہ یہی پانی بچے کو پلاؤ اور سات دن تک اسی پانی سے غسل کراؤ پھر سات دن بعد آنا۔ خدا کی توفیق سے بچہ جب ساتویں دن آیا تو اس

کی سابقہ کیفیت ختم ہو چکی تھی اور وہ پہلے کی طرح چہکنے لگا... الحمدللہ۔ میں نے اسے صبح وشام کے مسنون اذکار یاد کرنے کے لیے کہا؛ تاکہ وہ آئندہ نظرِ بد سے محفوظ رہے۔

گھر میں کیڑے رینگنے لگے

۳) یہ واقعہ تو خود میرے اپنے گھر میں پیش آیا کہ میرے پاس ایک مرد اور ایک بوڑھی عورت آئے، آدمی تو میرے پاس سیٹنگ روم میں بیٹھ کر اپنی والدہ کے حالات سنانے لگا اور بڑھیا اندر میری بیوی کے پاس چلی گئی، تھوڑی دیر کے بعد میں نے بڑھیا کو علاج کے لیے بلوایا اور کچھ قرآن پڑھ کر اس پر دم کیا، وہ دونوں چلے گئے۔ جب میں اندر کمرے میں گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بہت سارے چھوٹے چھوٹے سفید کیڑے رینگ رہے تھے، مجھے تعجب ہوا میری بیوی نے جھاڑو سے پورے گھر کی صفائی کر ڈالی؛ لیکن جلد ہی پھر اسی

طرح کے کیڑے گھر کے تمام کمروں میں نظر آنے لگے، میں نے بیوی سے کہا معاملہ کچھ گڑبڑ ہے۔ اس بڑھیا نے تم سے کچھ کہا تھا؟ اس نے کہا نہیں وہ تو خاموش بیٹھی تھی؛ لیکن گھر کے چاروں طرف اوپر نیچے گھور گھور کر دیکھ رہی تھی؛ میں سمجھ گیا کہ یہ ''نظر'' ہے۔ بہرحال میں نے پانی منگوا کر اس پر نظر کا رقیہ (مسنون دعائیں) پڑھا اور اس کو پورے گھر میں چھڑک دیا۔ فوراً ہی تمام کیڑے غائب ہو گئے اور دوبارہ نظر نہیں آئے۔

تیز بخار آگیا

۴) حضرت سہل بن حُنَیف رضی اللہ عنہ مدینہ کی ایک وادی ''خرار'' میں غسل کر رہے تھے۔ انہوں نے جب اپنا جبہ اتارا تو عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ حضرت سہل گورے اور بہت خوبصورت جسم کے مالک تھے۔ عامر بن ربیعہ کہنے لگے میں نے جیسا خوبصورت بدن آج سہل کا دیکھا ہے ویسا تو کسی

نئی نویلی دلہن کا بھی نہیں ہوتا۔ یہ کہتے ہی حضرت سہلؓ کو تیز بخار آ گیا اور وہ سخت بیمار ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فوری طور پر خبر دی گئی کہ سہل تو سر اٹھانے سے بھی عاجز ہو چکے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تم لوگ کسی پر نظر کا شک کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا عامر بن ربیعہ پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عامر بن ربیعہؓ کو بلایا، ان پر ناراض ہوئے اور فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کیوں قتل کرنا چاہتا ہے۔ تمہیں جب ان کا بدن اچھا لگا تھا تو تم نے برکت کی دعا کیوں نہ کی! (نسائی)

اونٹنی بیمار ہو کر زمین پر گر پڑی

۵) ابو عبداللہ ساجی فرماتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ ایک تیز رفتار اونٹنی پر جہاد یا حج کا سفر کر رہے تھے، قافلے میں ایک آدمی تھا جس کی نظر بڑی کاری تھی فوراً لگ جاتی تھی، وہ جس چیز کو دیکھتا تھا اسے بے کار کر دیتا تھا۔ کسی نے مجھ سے کہا اس آدمی سے اپنی اونٹنی بچا کر رکھنا۔ میں نے کہا وہ میری اونٹنی کا

کچھ نہیں بگاڑ سکتا، کسی نے یہ بات اس بدنظر آدمی کو بتلا دی۔ وہ شخص موقع کی تلاش میں لگ گیا۔ ایک دفعہ موقع غنیمت جان کر اس شخص نے اونٹنی کو بری نظر سے دیکھا اونٹنی کانپی اور زمین پر گر پڑی۔ ابو عبداللہ کو بتایا گیا کہ آپ کی اونٹنی کو نظر لگ گئی ہے اور اس کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے بتاؤ وہ شخص کہاں ہے؟ انھیں بتایا گیا، وہ فوراً اس آدمی کے پاس جا کھڑے ہوے اور یہ دعا پڑھی:

بِسْمِ اللّٰہِ حَبْسٌ حَابِسٌ وَحَجَرٌ یَابِسٌ وَ شِهَابٌ قَابِسٌ رَدَدْتُّ عَیْنَ الْعَائِنِ عَلَیْهِ وَعَلٰی اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیْهِ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ کَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْکَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِیْرٌ۔

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ یہ ایک مضبوط بند ہے خشک پتھر اور

سلگتا ہوا شعلہ ہے میں اس بد نظر کی نظر بد کو خود اس پر اور اسکے محبوب پر لوٹا تا ہوں پھر نگاہ ڈال کیا تو کوئی دراڑ دیکھتا ہے پھر بار بار نگاہ دوڑا تیری نگاہ ذلیل وخوار ہو کر تیری طرف لوٹے گی، درآں حالیکہ وہ تھکی ماندی ہوگی۔

جوں ہی انھوں نے یہ الفاظ پڑھے اس بد نظر آدمی کی آنکھوں کے ڈلے باہر نکل آئے اور اونٹنی فوراً تندرست ہو کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ (طب نبوی ابن قیمؒ)

بکریاں مر گئیں

٦) شیخ عبد العزیز بن بازؒ کا بیان ہے کہ ریاض شہر کے اطراف کی بستی میں ایک شخص بکریوں کے ریوڑ کے قریب سے گزرا تو اس نے ''نظر'' لگا دی۔ جس کے اثر سے تمام کے تمام بکریاں ہلاک ہو گئیں۔ بکریوں کا مالک جب آیا اور دیکھا کہ اس کی تمام بکریاں ہلاک ہو چکی ہیں تو اپنے بیٹے سے پوچھا یہاں سے کون گزرا تھا؟ بیٹے نے جواب دیا سوائے

فلاں بن فلاں کے کوئی دوسرا شخص نہیں گزرا۔ چنانچہ بکریوں کا مالک اس شخص کے پاس پہنچا اور دیکھا کہ وہ اپنی ایک نو تعمیر شدہ بلڈنگ کی چھت پر کھڑا تھا، اس نے آواز دے کر کہا دیکھو میاں تم میری بکریوں کی قریب سے گزرے اور ان کو ''نظر'' لگا دی اب میں اس ''نظر'' کو تمہارے بدن میں یا تمہاری عمارت میں لوٹا دونگا۔ اس شخص نے کہا تھوڑی دیر مہلت دو، مجھے نیچے اتر جانے دو۔ چنانچہ جیسے ہی وہ اترا عمارت دھڑام سے زمیں بوس ہوگئی۔ (جادو اور آسیب کا کامیاب علاج)

آخری بات

قرآن وحدیث اور بزرگوں کے واقعات سے معلوم ہوا کہ ''نظر'' کا لگنا نہایت خطرناک ہے جو دین ودنیا کی بربادی کا سبب بن سکتی ہے۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ امت کا ہر فرد ''نظر کے نقصانات'' سے بچنے کے لئے مسنون اعمال اور دعاؤں کو حرزِ جاں بنالیتا؛ لیکن افسوس کہ احادیث میں جتنی زیادہ توجہ

اس طرف دلائی گئی ہے، اس سے اتنی ہی زیادہ غفلت پائی جاتی ہے؛ بلکہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ نفس وشیطان جن کا مقصد ہماری دنیا آخرت کی بربادی ہے، انھوں نے اس بات کی پوری کوشش کی کہ ہماری توجہ ''نظر سے پہنچنے والے نقصانات'' کی طرف نہ ہونے پائے؛ تا کہ وہ دونوں ہمیں اس راستے سے کھلے ہاتھ نقصان پہنچا سکیں۔

امت کے خیر خواہ بہت سے افراد نے امت کو ''نظر کے نقصانات'' کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی ؛لیکن ہماری طرفِ سے اس کو بالکل سرسری سمجھا گیا یا نظر انداز کر دیا گیا۔

ایک نقصان کی چیز کی طرف شریعت کے توجہ دلانے کے بعد اس سے آنکھیں بند کر لینا اور غفلت برتنا اپنے ہاتھ سے اپنے پیروں پر کلہاڑی مارنے کی طرح ہے۔اب تک کا نقصان ہم نے انجانے میں اٹھایا تھا اور اب جان کر اٹھائیں گے۔

اس لئے اگر ہم ''نظر'' کے بے شمار نقصانات سے بچنا چاہتے

ہیں تو اہمیت کے ساتھ نظر کے متعلق مسنون و منقول دعاؤں اور اعمال کی پابندی کریں اور گھر والوں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔ حق تعالیٰ شانہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اگر یہ نہ پڑھتا تو یہودی مجھے گدھا بنا دیتے

حضرت کعب احبارؒ فرماتے ہیں کہ اگر میں یہ دعا نہ پڑھا کرتا تو یہودی مجھے گدھا بنا دیتے۔ (موطا امام مالک)

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِىْ لَيْسَ شَىْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِىْ لَايُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَاَ وَذَرَاَ۔ (موطا امام مالک)

ترجمہ میں اُس عظمت والے اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں جس سے بڑھ کر عظمت کی کوئی چیز نہیں، اور اللہ کے ان کامل ومکمل کلمات کی پناہ پکڑتا ہوں جن کے آگے کوئی نیک یا بد نہیں بڑھ سکتا، اور ان تمام اسمائے حسنیٰ کی پناہ پکڑتا ہوں جن کو میں جانتا ہوں یا نہیں جانتا مخلوق کی تمام برائیوں سے جو وجود میں آئی اور پھیلی ہوئی ہیں۔

(ماخوذ از عمل کم نفع زیادہ، مولفہ حاجی شکیل احمد مدظلہ)

شیطان کے لشکر سے حفاظت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ کلمات رات اور دن کے شروع میں پڑھ لے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ابلیس اور اس کے لشکر سے محفوظ رکھے گا۔ (ابن عساکر)

بِسْمِ اللّٰہِ ذِی الشَّانِ، عَظِیْمِ الْبُرْھَانِ شَدِیْدِ السُّلْطَانِ ، مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے جو بڑی شان، بڑی دلیل، اور مضبوط بادشاہت والا ہے، جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے، میں شیطان سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

(ماخوذ از عمل کم نفع زیادہ، مولفہ حاجی شکیل احمد مدظلہ)

دجالی فتنے سے بچنے کی بہت اہم دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام کو یہ دعا ایسے ہی سکھاتے تھے،

جیسے قرآن کی سورتیں سکھاتے تھے۔ (موطا امام مالک)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ عَذَابِ جَهَنَّمَ

وَاَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ،

وَاَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ فِتۡنَةِ الۡمَسِيۡحِ الدَّجَّالِ،

وَاَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ فِتۡنَةِ الۡمَحۡيَا وَالۡمَمَاتِ۔

ترجمہ: اے اللہ میں آپ سے جہنم کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب سے اور دجال کے فتنہ سے اور موت وحیات کے فتنہ سے۔

(ماخوذ از عمل کم نفع زیادہ، مولفہ حاجی شکیل احمد مدظلہ)

...سالت سے نکلی ہوئیں سب، ہیں مقبول بے شک، یہ ساری دعائیں
...ملیں گی،، مرادیں ملیں گی... "بقید شرائط" جو مانگیں دعائیں
(ثاقب قاسمی)

زبان ہلی مراد ملی

جمع و ترتیب

حاجی حضرت شکیل احمد صاحب دامت برکاتہم

مطیع الرحمٰن قاسمی

نظر بڑی خطرناک چیز ہے

حدیث میں ہے ”اللہ کے فیصلے اور تقدیر کے بعد میری امت کے اکثر لوگ نظر کی وجہ سے مرتے ہیں“۔ (مسندِ طیالسی)

نظر انسان کو پہاڑ سے گرا سکتی ہے۔ (حاکم)

یاد رہے کہ اچھی نظر بھی لگتی ہے اور بری نظر بھی یعنی کوئی دشمنی اور حسد سے دیکھے یا پیار و محبت سے؛ اگر دیکھنے والے نے نظر کی دعا نہیں پڑھی تو نظر لگ سکتی ہے۔

اپنے ماں باپ، بیوی بچے، دوکان، مکان، گاڑی یا کسی بھی نعمت پر نظر پڑے اور وہ اچھی لگے تو نظر کی کوئی بھی دعا پڑھ لینا چاہئے۔